سنہ ۱۳۰۹

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

...المنته که درین زمان میمنت اقتران ...
...سعادت توامان این کارنامه نادر وقایعات عجیبه یعنی

تواریخ عجیبه

موسوم به

سوانح احمدی

مولفه جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بفرمایش و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمه الله القوی

در مطبع فاروقی دهلی باهتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰ ۱۰۱

صاحب کا دل خوش کرنیکے واسطے ایکدو روز آپ اُسپر بیٹھ گئے اسی عرصہ مین ایکروز ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے پاس رضائی نہین ہے اور جاڑے سے مرتا ہون تب آپنے وہی قالین اُسکے حوالہ کردیا +

بنارس سے روانہ ہوکر حضرت سید صاحب سلطان پور اور اُسکے مضافات کو جہان لشکر غلام حسین خان ناظم والی لکھنؤ کا مقیم تھا تشریف لیگئے اُس لشکر مین ہزارہا مرید آپکے موجود تھے کوئی دو ہفتہ تک وہان قیام کرکے پھر بریلی اپنے مسکن مبارک کو مراجعت کرگئے +

صاحب مخزن لکھتا ہے کہ ایام طفولیت سے آپکی طبیعت اور جبلت مین شوق و ذوق اعلاے کلمۃ اللہ و انطفائے نائرہ کفر و بدعت بھرا ہوا تھا اسواسطے ہر گھڑی اور ہر ساعت جہاد اور قتال کفار کا ارادہ کرتے رہتے تھے اور سرکار انگریزی گو کافر تھی مگر اُسکی مسلمان رعایا کی آزادی اور سرکار انگریزی کی بے رو ریائی اور بوجہ موجودگی ان حالات کے ہماری شریعت کے شرائط سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کو مانع تھین اسواسطے آپکو منظور ہوا کہ اقوام سکھ پنجاب پر جو نہایت ظالم اور احکامات شریعت کی خارج اور مانع تھے جہاد کیا جائے مگر جہاد کا کام ایسا نہین ہے کہ جھٹ پٹ انجام کو پہونچ جائے اور اس سے فارغ ہوکر اپنے گھر کو لوٹ آئے لہذا آپنے چاہا کہ جہاد کرنے سے پہلے فرض حج کو ادا کرلین اور بعد ادائے اس فرض کے سکھون سے جہاد شروع کرین ۔ آپ نے اپنے دلمین ٹھانکر ارادۂ حج کے اطلاعی خطوط بنام ساکنان دہلی و پھلت و سہارنپور وغیرہ روانہ کردیے اور مولوی محمد اسمٰعیل شہید اور مولوی عبد الحی صاحب کو بھی اسی کام کی تیاری کرنے اور اپنے اپنے قبائل لانے کے واسطے دہلی کو بھیجدیا ۔ جب یہ اطلاع آپکے مریدون اور خلیفون کو پہونچی تو وہ لوگ اپنے اپنے باغ اور زمین وغیرہ فروخت کرکے دہلی مین آکر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس جمع ہوگئے اور عرائض اپنے شمولیت حج کے لکھکر بحضور سید صاحب کے روانہ کین +

اِن دنون مین کہ آپ تیاری حج کی کررہے تھے ساکنان کانپور و کوڑہ و جہان آباد و کھجوہ و فتح پور و دلمؤ کی بہت سی عرضیان بطلب حضرت کے پہونچین ۔ صاحب مخزن لکھتا ہے کہ قبل از روانگی اس سفر کانپور کے آپنے فرمایا کہ خداوند تعالی نے اِس دَور و سَیر مین بہت سے انعامات و سعادات کا مجھسے وعدہ فرمایا ہے تو بھی (یعنی صاحب مخزن) اِس سفر مین ہمارے ساتھ چل اور یہ اپنے اوپر واجب کرلے کہ بعد ادائے نماز فجر تا اشراق اور بعد ادائے نماز عصر تا مغرب ہماری مجلس مین حاضر ہوکر فائدہ اخروی اُٹھایا کر ۔ غرض آپ بریلی سے روانہ ہوکر دیہات ملحقہ سٹرک کو ہدایت کرتے ہوئے ایک ہفتہ کے بعد دریائے گنگا سے پار ہوکر آپ کانپور پہونچگئے اور وہان سید محمد یٰسین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا ۔ کانپور مین بھی ہزارہا خلقت آپکی بیعت سے مشرف ہوئی ۔ منجملہ بیعت کرنیوالون کے منڈرو صاحب فرنگی کی عورت تھی جسنے بعد بیعت کرنے کے ساتھ